65928 ـ كيا كسى بيمار شخص كى جانب سے رات كو ماه رمضان ميں رات كو روزه ركها جا سكتا ہے ؟

سوال

اگر ميرے خاندان كا كوئى شخص بيمار ہو تو كيا ميرى اور اس كى جانب سے چوبيس گھنٹے كا روزہ (سحرى كھائے بغير) ركھنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

جو مريض روزہ نہيں ركھ سكتا اس كى دو حالتيں ہيں:

يا تو وہ مريض عارضى بيمارى ميں مبتلا ہے: ايسا مريض روزہ نہ ركھے ليكن بيمارى سے شفاحاصل ہونے كے بعد اسے قضاء ميں روزے ركھنا ہونگے.

يا پھر وہ مريض دائمى بيمارى كا شكار ہو: ايسا مريض روزہ نہ ركھے اور ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا كھلائيگا.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (37761) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

روزہ صرف دن كے وقت طلوع فجر سے ليكر غروب آفتاب تك ہوتا ہے، رات روزے كا وقت نہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

تمہارے ليے رمضان كى راتوں ميں اپنى بيويوں سے صحبت كرنا حلال كر ديا گيا ہے، وہ تمہارے ليے لباس ہيں اور تم ان كے ليے لباس ہو، اللہ تعالى نے جان ليا ہے كہ تم اپنے نفسوں كى خيانت كرتے ہو، چنانچہ اس نے تمہارى طرف توجہ كرتے ہوئے تمہيں معاف كر ديا، لہذا تم اب ان سے مباشرت كرو اور جو كچھ اللہ نے لكھ ديا ہے اسے تلاش كرو، اور رات كے سياہ دھاگے سے فجر كا سفيد دھاگہ ظاہر ہونے تك كھاتے پيتے رہو، پھر تم رات تك روزہ

پورا کرو البقرة (187).

اس آيت كريمہ ميں روزے کا وقت - جو کہ دن - اور روزہ کھولنے کا وقت - جو کہ رات ہے - بيان ہوا ہے، چنانچہ کسی بھی حالت ميں رات کو روزے کے وقت قرار دينا صحيح نہيں.

اور پھر نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے وصال سے منع فرمايا ہے.

ديکھيں: صحيح بخاری حديث نمبر (1962) صحيح مسلم حديث نمبر (1102).

وصال يہ ہے کہ رات کو روزہ افطار نہ کيا جائے بلکہ رات اور دن مسلسل روزہ ہی رہے.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" باب ہے وصال کے متعلق، اور اس قول کے متعلق کے رات ميں روزہ نہيں ہوتا، کيونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

پھر رات تك روزہ مكمل كرو .

اور نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے ان پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے انہيں اس سے منع فرمايا ہے "

سوم:

بدنی عبادات ميں اصل يہی ہے کہ وہ اپنی جانب سے ادا کرے، اس ميں کسی کی طرف سے نيابتا داخل نہيں ہو سکتی، چنانچہ جائز نہيں کہ کسی شخص کی جانب سے کوئی دوسرا شخص نماز ادا کرے، اور نہ ہی روزہ رکھے اس پر علماء کرام کا اجماع ہے.

بلکہ نيابتا تو حج اور عمرہ ہو سکتا ہے، ليکن وہ بھی ايسے شخص کی جانب سے جو اپنی زندگی ميں اس سے عاجز ہو، جيسا کہ صحيح اور صريح نصوص ميں بيان ہوا ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" رہی نماز تو اس ميں علماء کرام کا اجماع ہے کہ کوئی شخص بھی کسی دوسرے کی جانب سے نہ تو فرضی اور نہ ہی سنت اور نفلی نماز ادا کر سکتا ہے، نہ کسی زندہ شخص کی جانب سے، اور نہ ہی کسی فوت شدہ کی جانب سے، اور اسی طرح کسی زندہ کی جانب سے بھی اس کی زندگی ميں روزہ رکھنا کفائت نہيں کريگا، اس ميں اجماع ہے، کوئی اختلاف نہيں.

لیکن جو شخص فوت ہو چکا ہو اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس میں علماء کرام کا دور قدیم اور جدید سے اختلاف پایا جاتا ہے " انتہی.

دیکھیں: الاستذکار (3 / 340).

خلاصہ:

روزہ دن کو ہوگا نہ کہ رات میں، اور رات کا روزہ رکھنا صحیح نہیں.

اور کسی کے لیے بھی دوسرے مریض شخص کی جانب سے روزہ رکھنا جائز نہیں، چاہے وہ مریض شفایابی سے ناامید ہی ہو، بلکہ شفایابی سے ناامید مریض ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے.

واللہ اعلم .